السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے گاؤں میں ایک مسجد ہے جس کے مشرق، مغرب اور جنوب کے اطراف میں سرکاری سڑکیں ہیں جب کہ شمال کی جانب گھر ہیں۔ جنوب کی طرف جو راستہ ہے اس سے متصل جنوب ہی کی طرف خالی جگہ ہے جو کہ ملکیتِ سرکار ہے اور پنچایت گھر کے لیے ہے کچھ لوگ مسجد کو توسیع کرنا چاہتے ہیں جب کہ پہلی مسجد ہی نمازیوں کی ضرورت پوری کرکے خالی رہتی ہے جبکہ ایک منزلہ زائد بھی ہے۔ توسیع کرنے والوں کا خیال ہے کہ جنوب کی طرف جو راستہ ہے اسے مسجد میں شامل کرلیں اور اس راستہ کے متصل جنوب ہی کی طرف راستہ چھوڑدیں جو کہ ملکیتِ سرکار ہے۔ گاؤں کے وہ لوگ جن کے استعمال میں یہ راستہ کثرت سے آتا ہے وہ اس پر خوش نہیں ہیں کیونکہ اس طرح ان کی مشکلات میں اضافہ ہوتا ہے لیکن یہ لوگ محنت مزدوری کرنے والے ہیں اور مسجد کے متولی چوہدری لوگ ہیں یہ ان کے سامنے اپنے جذبات کا اظہار نہیں کرسکتے اور نہ ہی عدالت میں ان سے ٹکرلے سکتے ہیں آپ سے عرض ہے کہ آپ شریعت کے نقطۂ نظر سے راہنمائی کریں اور ہمیں آگاہ فرمائیں کہ کیا اس طرح مسجد کی توسیع درست ہے؟

جواب لکھتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کو ذہن میں ملحوظ رکھیں۔

(۱) جس جگہ کو مسجد میں شامل کیا جارہا ہے وہ عامۃ الناس کے لیے راستہ کے طور پر چھوڑی گئی ہے۔

(۲) اس جگہ کے متبادل جو راستہ دیا جارہا ہے مسجد کی انتظامیہ وغیرہ کا اس پر کوئی حق نہیں ہے۔

(۳) لوگ اس متبادل راستہ پر خوش نہیں ہیں۔

(۴) پہلا راستہ سیدھا ہے اور ٹریفک کے مسئلہ پر لوگوں کو کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ لیکن متبادل راستہ تنگ گلی پر ختم ہوتا ہے راستہ سیدھا نہیں رہتا۔ یا تو ٹریفک کے استعمال کے قابل ہی نہیں رہتا یا پھر مشکل ہوجاتا ہے۔

(۵) سرکاری زمین اور خصوصاً راستہ پر (یعنی راستہ کی جگہ پر) مسجد تعمیر کرنا کیا حکم رکھتا ہے؟

(۶) اگر گاؤں والے راضی ہو بھی جائیں لیکن حکومت سے اجازت نامہ حاصل کرنے کے بغیر اس راستہ کی جگہ پر مسجد کی تعمیر کا کیا حکم ہے؟

(۷) اگر حکومت اجازت دے بھی دے تو پھر شریعت کی رُو سے تعمیر کیسی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورتِ سوال سے ظاہر ہے کہ مسجد سے ملحقہ جنوبی طرف کافی وسیع جگہ خالی ہے جہاں راستہ کے علاوہ کوئی اور عمارت بھی کھڑی ہوسکتی ہے۔ بناء بریں احتیاطاً اربابِ حلّ وعقد (حکمرانوں) سے تصفیہ طلب اُمور کے بعد اور ممکنہ ضرورت کی صورت میں مسجد ہذا میں توسیع کا جواز ہے، بشرطیکہ راستہ سے گزرنے والوں کے لیے تنگی وتکلیف کا باعث نہ بنے۔

چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں بایں الفاظ باب قائم کیا ہے:

'بَابُ الْمَسْجِدِ یَکُونُ فِی الطَّرِیقِ مِن غَیرِ ضَرَرٍ بِالنَّاسِ وَبِہِ قَالَ الْحَسَنُ وَاَیُّوبُ وَمَالِکٌ' صحیح البخاری، قبل رقم الحدیث: ۴۷۶'

پھر قصہ ابی بکر رضی اللہ عنہ سے استدلال کیا ہے کہ انھوں نے اپنے گھر میں مسجد بنائی ہوئی تھی۔ جس میں مذکور ہے کہ

'فَابْتَنٰی مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِہٖ، فَکَانَ یُصَلِّی فِیہِ، وَیَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ' صحیح بخاری، باب المسجد یکون فی الطریق من غیر...الخ، رقم: ۴۷۶، مع فتح الباری: ۵۶۴/۱'

نیز متبادل جگہ اگر کسی کی شخصی ملکیت ہے تو اس کو ممکنہ توسیع میں شامل نہیں کیا جاسکتا، اور سرکاری جگہ کو مذکورہ بالا شرط کے ساتھ شامل کرنے کا جواز ہے۔ سرکار کی حیثیت محض امین کی ہے۔ لیکن سوال کے بعض اجزء سے ظاہر ہوتا ہے کہ متبادل راستہ سے عامۃ الناس کو دقّت کا سامنا کرنا ہوگا۔

اس بناء پر انتظامیہ کو چاہیے کہ پہلے لوگوں کو مطمئن کرے، ورنہ توسیع کا ارادہ ترک کردے، مگر یہ کہ مخالفین کی وجہِ مخالفت محض مذہبی عصبیت ہو تو اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔

(بہر صورت فیصلہ حقائق اور واقعات کی روشنی میں ہونا چاہیے، تاکہ عوام صحیح طور پر راستہ سے مستفید ہوسکیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ راستہ پہلا ہو یا دوسرا۔ مقصد تو لوگوں کی سہولت ہے۔ (واللہ ولی التوفیق

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی]

کتاب المساجد : صفحہ :187

محدث فتویٰ